بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلیٰ آلِہِ وَاَصْحَابِہِ اَجْمَعِیْن.

حج قران میں طواف اور سعی کی تعداد

حج کی تین قسمیں ہیں: (۱) تمتع (۲) قران (۳) افراد۔

حج تمتع میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔ طواف، سعی اور حلق یا قصر کرکے یعنی عمرہ کی ادائیگی سے فراغت کے بعد احرام اتار دیا جاتا ہے، پھر ۷ یا ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ ہی سے حج کا احرام باندھ کر منی جاکر دیگر حاجیوں کی طرح حج کے اعمال کئے جاتے ہیں۔

حج قران میں میقات سے حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا جاتا ہے۔ عمرہ کے طواف اور سعی سے فراغت کے بعد نہ بال کٹوائے جاتے ہیں اور نہ احرام اتارا جاتا ہے، پھر طواف قدوم کرلیا جاتا ہے جو حج قران کرنے والوں کے لئے سنت ہے۔ پھر منی جاکر دیگر حاجیوں کی طرح حج کے اعمال کئے جاتے ہیں۔

حج افراد میں میقات سے صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے، طواف قدوم (جو کہ سنت ہے) کرکے منی جاکر دیگر حاجیوں کی طرح حج کے اعمال کئے جاتے ہیں۔ حج تمتع اور حج قران میں شکریہ حج کی قربانی کرنا واجب ہے جبکہ حج افراد میں مستحب ہے۔

غرضیکہ حج قران اور حج تمتع میں حج کے ساتھ عمرہ کی ادائیگی کی وجہ سے ایک طواف عمرہ کا اور ایک طواف حج کا اسی طرح ایک سعی عمرہ کی اور ایک سعی حج کی ادا کرنی ہوتی ہے، جبکہ میقات کے باہر سے آنے والوں کے لئے طواف وداع بھی ضروری ہے۔ اس طرح حج میں ضروری طواف کی تعداد احادیث نبویہ کی روشنی میں علماء احناف کی رائے میں حسب ذیل ہے:

حج میں ضروری طواف کی تعداد:

حج تمتع میں تین عدد (طواف عمرہ، طواف زیارت اور آفاقی کے لئے طواف وداع)۔

حج قران میں تین عدد (طواف عمرہ، طواف زیارت اور آفاقی کے لئے طواف وداع)۔

حج افراد میں دو عدد (طواف زیارت اور آفاقی کے لئے طواف وداع)۔

حج افراد اور حج قران میں طواف قدوم بھی سنت ہے، اس طرح علماء احناف کے رائے میں حج قران کرنے والوں کو چار طواف کرنے چاہئیں، سب سے پہلے طواف عمرہ جس کے بعد عمرہ کی سعی بھی کرنی ہوتی ہے، دوسرے طواف قدوم جو سنت ہے، تیسرے طواف افاضہ یا طواف زیارت جس کو حج کا طواف بھی کہا جاتا ہے، اس کے بعد حج کی سعی بھی ہوتی ہے بشرطیکہ طواف قدوم کے ساتھ نہ کی ہو۔ چوتھے طواف وداع جو آفاقی کے لئے واجب ہے البتہ طواف وداع ایسی عورت کے لئے معاف ہے جس کو روانگی کے وقت ماہواری آجائے۔

غرضیکہ علماء احناف کے نزدیک حج تمتع کی طرح حج قران میں بھی عمرہ اور حج کا الگ الگ طواف کرنا ضروری ہے۔ اس طرح علماء احناف کے نزدیک حج تمتع اور حج قران میں صرف یہ فرق ہوگا کہ حج تمتع میں عمرہ کرکے احرام اتار دیا جاتا ہے اور پھر مکہ مکرمہ ہی سے حج کا احرام باندھا جاتا ہے جبکہ حج قران میں ایک ہی احرام سے دونوں کی ادائیگی کی جاتی ہے باقی سارے اعمال بالکل ایک جیسے ہیں۔

ہندو پاک کے جمہور علماء (جو مختلف فیہ مسائل میں ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے مشہور و معروف فقیہ و محدث حضرت امام ابوحنیفہؒ کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں) کی بھی یہی رائے ہے کہ حج قران میں ایک طواف عمرہ اور حج دونوں کے لئے کافی نہیں ہوگا بلکہ دونوں کے مستقل عبادت ہونے کی وجہ سے دونوں کے لئے الگ الگ طواف کرنے ہوں گے اور جو حدیث میں آیا ہے کہ حج قران میں عمرہ حج میں شامل ہوگیا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک ہی طواف دونوں کے لئے کافی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ عمرہ سے فراغت کے بعد احرام نہیں اتارنا ہے بلکہ عمرہ اور حج سے فراغت کے بعد ایک ہی مرتبہ حلق یا قصر کرکے احرام اتارنا ہے۔ قرآن کریم کی آیت (وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰہِ) سے بھی یہی معلوم ہو رہا ہے کہ یہ دو الگ الگ عبادتیں ہیں اور دونوں کی تکمیل ضروری ہے۔

اس کے برخلاف دیگر علماء کے نزدیک قارن کو تین طواف کرنے ہیں، ایک طواف قدوم جو سنت ہے، دوسرا طواف زیارت اور آخری طواف وداع۔ یعنی ان کی رائے میں حج قران میں عمرہ کا طواف کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ حج کا طواف یعنی طواف افاضہ عمرہ کے طواف کے لئے کافی ہے۔ دونوں مکاتب فکر کے پاس دلائل موجود ہیں لیکن مشہور و معروف فقیہ و محدث حضرت امام ابوحنیفہؒ اور علماء احناف کی رائے ہمیشہ کی طرح احتیاط پر مبنی ہے اور وہ یہ ہے کہ حج قران میں بھی عمرہ اور حج کا الگ الگ طواف کیا جائے تاکہ حج کی ادائیگی کے بعد کوئی شک وشبہ پیدا نہ ہو کیونکہ انسان کو اپنی زندگی میں بار بار حج کرنے کی توفیق عام طور پر نہیں ملتی ہے۔ صحابۂ کرام میں سے حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علی مرتضیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت حسن بن علیؓ، حضرت حسین بن علیؓ اور تابعین وتبع تابعین میں سے حضرت مجاہدؒ، حضرت قاضی شریحؒ، حضرت امام شعبیؒ، حضرت ابن شبرمہؒ، حضرت ابن ابی لیلیٰؒ، امام نخعیؒ، حضرت امام ثوریؒ، حضرت اسود بن یزیدؒ، حضرت حماد بن سلمہؒ، حضرت حماد بن سلیمانؒ، حضرت زیاد بن ملکؒ، حضرت حسن بصریؒ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ سے یہی منقول ہے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی قول ہے۔ تفصیلات کے لئے علامہ بدرالدین عینیؒ (۷۶۲ھ-۸۸۵ھ) کی بخاری کی شرح عمدة القاری فی شرح صحیح البخاری ج ۹ ص ۱۸۴ کا مطالعہ فرمائیں۔

﴿وضاحت﴾ علماء احناف کے دلائل کے ذکر سے قبل حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کے طواف کے متعلق ایک وضاحت کرنا مناسب سمجھتا ہوں جس پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے صرف ایک حج ۱۰ ہجری میں کیا جس کو حجۃ الوداع کے نام سے جانا جاتا ہے اور اس سفر میں آپ ﷺ نے پہلا طواف مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے دن ۴ ذی الحجہ کو کیا تھا، دوسرا طواف (طواف افاضہ) ۱۰ ذی الحجہ کو کیا تھا اور طواف وداع ۱۴ ذی الحجہ کو کیا تھا۔

علماء احناف کے بعض دلائل:

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمرہ اور حج کے لئے ۲ (الگ الگ) طواف اور ۲ (الگ الگ) سعی کیں۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح ۲ (الگ الگ) طواف اور ۲ (الگ الگ) سعی کی تھیں۔ (سنن دار قطنی - باب المواقیت، ج ۲ ص ۲۶۴)

☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے (عمرہ اور حج کے) دو الگ الگ طواف کئے اور (عمرہ اور حج

کی) دوالگ الگ سعی کیں۔ (سنن دارقطنی۔باب المواقیت، ج۲ص۲۶۴)

☆ مشہور تابعی حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے حج وعمرہ کو ایک ساتھ جمع کیا (یعنی حج قران کیا) اور انہوں نے (عمرہ اور حج کے) دوالگ الگ طواف کئے اور (عمرہ اور حج کی) دوالگ الگ سعی کیں۔ اور انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کو بھی میں نے ایسا ہی کرتے دیکھا تھا جیسا میں نے کیا ہے۔ (سنن دارقطنی) (معارف السنن ج۶ص۶۰۹)

☆ حضرت ابراہیم بن محمد ابن الحنفیہؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کے ساتھ حج کیا اور انہوں حج وعمرہ کو ایک ساتھ جمع کیا (یعنی حج قران کا احرام باندھا) اور انہوں نے (عمرہ اور حج کے) دوالگ الگ طواف کئے اور (عمرہ اور حج کی) دوالگ الگ سعی کیں۔ اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور انہوں (حضرت علیؓ) نے انہیں (حضرت ابراہیم کے والد) بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ (سنن کبری للنسائی۔مسند علی) (نصب الرایہ۔باب القران ج۳ص۱۱۰)

☆ حضرت حسن بن عمارہؒ حضرت حکمؒ سے اور وہ حضرت ابن ابی لیلیٰؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے حج میں ۲ طواف کئے اور ۲ سعی کیں اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ (سنن دارقطنی۔باب المواقیت ج۲ص۲۶۳)

☆ حضرت منصور بن المعتمرؒ حضرت ابراہیم نخعیؒ سے اور وہ حضرت ابونصر السلمیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں حج وعمرہ کا احرام باندھتا ہوں تو دو طواف اور دو سعی کرتا ہوں۔ حضرت منصورؒ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت مجاہدؒ سے ہوئی اور انہوں نے فتوی دیا کہ قران کرنے والے کے لئے ایک طواف ہے تو میں نے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو میں ایسا فتویٰ نہیں دیتا بلکہ دو ہی طواف کرنے کا فتوی دیتا لیکن آج کے بعد (عمرہ اور حج کے الگ الگ) دو ہی طواف کرنے کا فتوی دوں گا۔ (کتاب الآثار۔کتاب المناسک۔باب القران وفضل الاحرام)

☆ حضرت زیاد بن مالکؒ سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ حج قران میں (عمرہ اور حج کے الگ الگ) دو ہی طواف ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ۔باب فی القران من قال یطوف طوافین)

☆ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا اثر مروی ہے کہ جب تم حج قران کا احرام باندھو تو (حج وعمرہ کے الگ الگ) دو طواف اور دو سعی کرو۔

☆ محلّٰی (ج۷ص۱۷۵) میں شیخ ابن حزمؒ نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا اثر نقل کیا ہے کہ جب تم حج قران کا احرام باندھو تو (حج وعمرہ کے الگ الگ) دو طواف اور دو سعی کرو۔

ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب:

دیگر علماء کی دلیل حضرت جابر، حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی وہ روایات ہیں جو صحیح بخاری، صحیح مسلم اور ترمذی میں مروی ہیں، جس میں مذکور ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حج قران کا احرام باندھا اور ایک طواف کیا۔ یہ تمام احادیث مؤوَّل ہیں یعنی ان کے معنی میں تاویل کی گئی ہے اور ان کا ظاہری مفہوم کسی کے نزدیک بھی مراد نہیں ہے کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ نے صرف ایک

طواف نہیں بلکہ تین طواف کئے تھے۔ ائمہ ثلاثہ ان روایات کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ طواف واحد سے مراد طواف زیارت ہے جس میں طواف عمرہ کا تداخل ہوگیا ہے جبکہ علماء احناف اس کی یہ توجیہ بیان کرتے ہیں کہ ان احادیث میں طواف واحد سے مراد طواف عمرہ ہے جس میں طواف قدوم کا تداخل ہوگیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان احادیث سے مراد طواف تحلل ہو اور مطلب یہ ہے کہ ایسا طواف آپ ﷺ نے ایک ہی کیا ہے جو تحلل کا سبب بنا ہو اور وہ طواف زیارت ہے کیونکہ طواف عمرہ کے بعد آپ قران کا احرام باندھنے کی وجہ سے حلال نہیں ہوئے۔ غرضیکہ ان احادیث کے متعدد مفاہیم مراد لئے جاسکتے ہیں۔

حج قران میں دو سعی:

سعی کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ علماء احناف کے نزدیک حج قران میں طواف کی طرح حج وعمرہ کے لئے دو علیحدہ علیحدہ سعی کرنی ہوں گی، جبکہ دیگر علماء کے نزدیک حج قران میں ایک ہی سعی حج وعمرہ دونوں کے لئے کافی ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں طواف واحد کے ساتھ سعی واحد کا ذکر آیا ہے۔ علماء احناف کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں حج قران میں صراحت کے ساتھ دو سعی کا ذکر آیا ہے۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے سعی پیدل کی یا سوار ہوکر دونوں طرح کی احادیث موجود ہیں۔ اس ظاہری تعارض کو دور کرنے کی ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک سعی پیدل کی اور دوسری سعی سوار ہوکر کی تھی۔

حج میں ضروری سعی کی تعداد:

احادیث نبویہ کی روشنی میں علماء احناف کی رائے ہے کہ حج تمتع اور حج قران میں ضروری سعی کی تعداد دو (۲) عدد جبکہ حج افراد میں ایک عدد ہے۔

خلاصۂ کلام:

موضوع بحث مسئلہ میں زمانہ قدیم سے اختلاف چلا آرہا ہے، دونوں مکاتب فکر کے پاس دلائل موجود ہیں۔ ائمہ ثلاثہ کی رائے جن احادیث پر مبنی ہے وہ سند کے اعتبار سے تو قوی ہیں لیکن ان سے ظاہری مفہوم کسی کے نزدیک مراد نہیں ہے بلکہ اس کے معنی میں تاویل کی گئی ہے اور اس کے کثیر احتمالات ہیں، اس لئے ان سے کوئی دعویٰ ثابت نہیں کیا جاسکتا ہے۔ علماء احناف کے دلائل جن احادیث پر مبنی ہیں، ان کی سند پر کچھ اعتراضات کئے گئے ہیں، جن کے علماء احناف نے معقول جوابات بھی دئے ہیں۔ مگر علماء احناف کے دلائل مفہوم کے اعتبار سے بالکل واضح ہیں کہ حج قران میں طواف وداع کے علاوہ دو طواف اور دو سعی ضروری ہیں۔ نیز علماء احناف کا قول احتیاط پر مبنی ہے کہ اگر کوئی شخص حج قران میں عمرہ اور حج کا الگ الگ طواف اور سعی کرتا ہے تو پوری دنیا کا کوئی بھی عالم حج میں کسی طرح کی کمی کا فتویٰ صادر نہیں کرسکتا ہے، مگر حج قران میں عمرہ وحج کے لئے صرف ایک طواف یا صرف ایک سعی کرتا ہے تو علماء احناف جو دنیا میں ایک ہزار سال سے زیادہ کے عرصہ سے برابر اکثریت میں رہ کر قرآن وحدیث کی عظیم خدمات پیش کررہے ہیں، دم کے واجب ہونے کا فتویٰ صادر فرمائیں گے، لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ حج تمتع کی طرح حج قران میں بھی عمرہ اور حج کا الگ الگ طواف اور الگ الگ سعی کریں۔

محمد نجیب قاسمی سنبھلی، ریاض (www.najeebqasmi.com)